بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳ | ۱۱ رجب ۱۳۸۹ھ ۲۴ تبوک ۱۳۴۸ہش ۲۴ ستمبر ۱۹۶۹ء | نمبر ۲۲۰

اخبارِ احمدیہ

● ربوہ ۲۳ تبوک۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضور کی حرم محترم حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ۔ احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت وسلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں ٭

● ربوہ۔ مکرم مولوی مقبول احمد صاحب ذبیح اور مکرم سید منصور احمد صاحب بشیر اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے بیرونِ پاکستان جانے کے لئے ۲۱ تبوک کو چناب ایکسپریس کے ذریعہ کراچی روانہ ہوئے۔ مقامی احباب نے کثیر تعداد میں ریلوے اسٹیشن پر پہنچ کر اپنے مجاہد بھائیوں کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ گاڑی روانہ ہونے سے قبل محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے دعا کرائی۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر دو مجاہدین کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو۔ بخیر و عافیت وہ منزلِ مقصود پر پہنچیں اور وہاں انہیں بیش از پیش خدمتِ اسلام کی توفیق ملے۔ آمین ٭

● امسال اطفال الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ ۱۷۔۱۸۔۱۹ اکتوبر کو ربوہ میں منعقد ہوگا۔ یہ اجتماع تربیتی نقطہ نگاہ سے بہت مفید ہے۔ احمدی والدین کو چاہیئے کہ تربیت اولاد کے اس نادر موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے بچوں کو ضرور اس اجتماع میں شریک کریں۔ اجتماع کی تفصیلات قائدینِ خدام الاحمدیہ کو بھجوا دی گئی ہیں ٭

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

● مکرم ڈاکٹر فقیر محمد صاحب، آف قمر آباد قائد خدام الاحمدیہ ضلع نواب شاہ ایک حادثہ میں سخت زخمی ہو گئے ہیں اور ان کے بازو کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(ناظم ارشاد وقفِ جدید انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

تربیتی اجتماع مجالس انصار اللہ ضلع گجرات

۲۶۔۲۷ ستمبر بروز جمعہ و ہفتہ مجالس انصار اللہ ضلع گجرات کا تربیتی اجتماع منعقد ہو رہا ہے۔ نماز جمعہ کے بعد مسجد احمدیہ گجرات شہر میں پہلا افتتاحی اجلاس ہوگا۔ مرکزی نمائندگان، علماء کرام کی شرکت متوقع ہے۔ جملہ اراکین انصار اللہ ضلع گجرات بالخصوص اس روحانی اور تربیتی اجتماع میں شرکت فرما کر استفادہ فرماویں۔

نوٹ:۔ قیام و طعام کا انتظام ہوگا۔ موسم کے مطابق مناسب بستر ہمراہ لاویں۔

میجر ڈاکٹر عبدالحق ملک

ناظم مجالس انصار اللہ ضلع گجرات

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے نقصان روا نہیں رکھتا وہ کسی اجر کا بھی مستحق نہیں

خدا تعالیٰ کی راہ میں جس قدر کوئی دُکھ اُٹھانے کے لئے تیار ہوگا اتنا ہی اسے ثواب ملے گا

"خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ زیادہ بزرگ تم میں سے وہ ہے جو تقویٰ میں زیادہ ہے۔ جیسے قرآن شریف میں ہے اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ۔ اور متقیوں کے صفات میں سے ہے کہ وہ بالغیب ایمان لاتے ہیں۔ نمازیں پڑھتے ہیں اور مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ یعنی علم، مال اور دوسرے قویٰ ظاہری اور باطنی جو کچھ دیا ہے سب کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں صرف کرتے ہیں ایسے لوگوں کے لئے خدا تعالیٰ نے بڑے بڑے وعدے انعام کے کئے ہیں۔

انسان ایک کارِ خیر کے لئے جب نیّت کرتا ہے تو اس کو چاہیئے کہ پھر اس میں کسی قسم کا فرق نہ لاوے۔ اگر کوئی دوسرا جو اس میں حصہ لینے والا تھا یا نہ تھا، مزاحم ہو اور بددیانتی کرے تو بھی اول الذکر کو چاہیئے کہ وہ کسی قسم کا تغیر اپنے ارادہ میں نہ کرے اس کو اس کی نیّت کا اجر ملے گا اور دوسرا اپنی شرارت کی سزا پاوے گا۔

دُنیا میں لوگوں کو ایک یہ بھی بڑی غلطی لگی ہے کہ دوسرے سے مقابلہ کے وقت یا اُس کی نیّت میں فرق آتا دیکھ کر اپنی نیّت کو جو خیر پر مبنی ہوتی ہے بدل دیا جاتا ہے اِس طرح سے بجائے ثواب کے عذاب حاصل ہوتا ہے۔ یاد رکھو کہ جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے نقصان روا نہیں رکھتا وہ عنداللہ کسی اجر کا بھی مستحق نہیں۔ خدا کے لئے تو جان تک دریغ نہ کرنی چاہیئے پھر زمین وغیرہ کیا شئے ہے۔ جس قدر کوئی دُکھ اُٹھانے کے لئے تیار ہوگا اتنا ہی اُسے ثواب ملے گا۔ اگر کوئی شخص یہ اصول اختیار نہیں کرتا تو اس نے ابھی تک ہمارے سلسلہ کا مطلب اور مقصود ہی نہیں جانا۔ جو لوگ اِس جماعت میں داخل ہیں اگر وہ عام لوگوں کے سے اخلاق مروّت اور ہمدردی برتتے ہیں تو اُن میں اور دوسرے لوگوں میں کیا فرق ہوا؟ شریر کی شرارت کو شریر کے حوالہ کرو اور اپنے نیک جوہر دکھاؤ تب تمیز ہوگی۔ دُنیاوی تنازعات کے وقت مالی نقصان برداشت کرنے اور جورِ نفس سے کام لینے کے سوا چارہ نہیں ہوا کرتا اور نہ انسان کو ہمیشہ اس قسم کے مواقع ہاتھ آتے ہیں کہ وہ فطرت کے یہ نیک جوہر دکھا سکے۔ اِس لئے اگر کوئی ایسا موقع ہاتھ آ جاوے تو اُسے غنیمت خیال کرنا چاہیئے"۔

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ہفتم صفحہ ۱۱۸-۱۱۹)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

ذکرِ الٰہی کی فضیلت اور دعا کی اہمیت

عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَثَلُ الَّذِیْ یَذْکُرُ رَبَّہٗ وَالَّذِیْ لَا یَذْکُرُہٗ مَثَلُ الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ" وَرَوَاہُ مُسْلِمٌ فَقَالَ: مَثَلُ الْبَیْتِ الَّذِیْ یُذْکَرُ اللّٰہُ فِیْہِ وَالْبَیْتِ الَّذِیْ لَا یُذْکَرُ اللّٰہُ فِیْہِ مَثَلُ الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ۔

(بخاری کتاب الدعوات باب فضل الذکر اللہ تعالیٰ ص ۹۴۸/۲)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ذکرِ الٰہی کرنے والے اور ذکرِ الٰہی نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مُردہ کی طرح ہے۔ یعنی جو ذکرِ الٰہی کرتا ہے وہ زندہ ہے اور جو نہیں کرتا وہ مُردہ ہے۔

مسلم کی روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ گھر جن میں خدا تعالےٰ کا ذکر ہوتا ہے اور وہ گھر جن میں خدا تعالےٰ کا ذکر نہیں ہوتا ان کی مثال زندہ اور مُردہ کی طرح ہے۔

(۲)

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: "اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَفْضَلُ الدُّعَآءِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ"

(ترمذی کتاب الدعوات باب دعوۃ المسلم مستجابۃ ص ۱۷۲/۲)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ بہترین ذکر کلمہ توحید ہے یعنی اس بات کا اقرار کرنا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بہترین دعا الحمد للہ ہے۔

(۳)

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "اَلَا اَدُلُّکَ عَلٰی کَنْزٍ مِّنْ کُنُوْزِ الْجَنَّۃِ؟" فَقُلْتُ: بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ" قَالَ: "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ"

(بخاری کتاب الدعوات باب قول لاحول ولا قوۃ الا باللہ ص ۹۴۹/۲)

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا مَیں تجھے جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ نہ بتاؤں؟ مَیں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ضرور بتائیے۔ آپؐ نے فرمایا لاحول پڑھا کرو۔ یعنی اللہ تعالےٰ کی مدد کے سوا نہ مجھ میں برائیوں سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ نیکیوں کے کرنے کی قوت۔

(۴)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: "کُلُّ اَمْرٍ ذِیْ بَالٍ لَا یُبْدَاُ فِیْہِ بِالْحَمْدُ لِلّٰہِ فَھُوَ اَقْطَعُ" وَفِیْ رِوَایَۃٍ کُلُّ کَلَامٍ لَا یُبْدَاُ

فِیْہِ بِحَمْدِ اللّٰہِ فَھُوَ اَجْذَمُ۔ (ابوداؤد ص ۶۶۵/۲)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر قابلِ ذکر اور سنجیدہ کام اگر اللہ تعالےٰ کے نام کے ساتھ یعنی بسم اللہ پڑھ کر شروع نہ کیا جائے تو وہ بے برکت اور ناقص رہتا ہے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ ہر قابلِ قدر گفتگو (تقاریر) اگر خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بغیر شروع کی جائے تو وہ بے برکت اور بے اثر ہوتی ہے۔

سُنو نوجوانو۔۔۔۔۔۔۔۔

سُنو نوجوانو تمہیں کچھ سُنائیں | خدا اور محمدؐ کی باتیں بتائیں
یہی فرض ہے سب سے پہلا ہمارا | خدا کی خدائی پہ ایمان لائیں
لگائیں تو لَو اپنی اس سے لگائیں | جُھکائیں تو سر اس کے آگے جُھکائیں
سکھائیں تو اوروں کو قرآں سکھائیں | بُلائیں تو سب کو ادب سے بُلائیں
لٹائیں تو حکمت کے موتی لٹائیں | بہائیں تو علموں کے دریا بہائیں
مٹائیں تو دُنیا سے باطل مٹائیں | کٹائیں تو سر راہِ حق میں کٹائیں
کمائیں تو بس رزقِ طیّب کمائیں | کوئی چیز بھی غیر طیّب نہ کھائیں
بڑھائیں تو آپس میں اُلفت بڑھائیں | کسی کو کسی سے نہ ہرگز لڑائیں
بنائیں تو اوروں کی بگڑی بنائیں | کھلائیں تو بھوکوں کو کھانا کھلائیں
اُٹھائیں تو گرتے ہوؤں کو اُٹھائیں | ہٹائیں تو رستوں سے کانٹے ہٹائیں
غریبوں مصیبت زدوں بے کسوں کی | مدد اپنا دستور و مسلک بنائیں
نہ چُغلی نہ غیبت نہ بدظنّیاں ہوں | نہ ڈھونڈیں یونہی دوسروں کی خطائیں
گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں ہے | نہ وقت اپنا بے کار ہرگز گنوائیں
کوئی گالیاں دے تو ہم اسکے بدلے | اسے شفقت و صبر سے دیں دعائیں
جو دُکھ دے ہمیں اس کو آرام دیں ہم | تکبّر جو دیکھیں تذلّل دکھائیں
نظامِ خلافت سے وابستگی کو | ہم اپنا شعارِ خصوصی بنائیں

مٹا کر صلیبی تسلّط جہاں سے
نئی بستیاں اہلِ حق کی بسائیں

(محمد صدیق امرتسری ۔ ربوہ)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی سولہویں تربیتی کلاس کے افتتاح کے موقعہ پر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور خطاب

جو اللہ تعالیٰ اور اس کے دین کا خادم ہے وہ دراصل اس کی ساری مخلوق کا خادم ہے

۱۱ وفا ۱۳۴۸ ہش مطابق ۱۱ جولائی ۱۹۶۹ء کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام جاری ہونے والی سولہویں تربیتی کلاس کا افتتاح کرتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کلاس میں شامل ہونے والے خدام کو مخاطب کرتے ہوئے ساری جماعت کو بعض قیمتی نصائح سے نوازا حضور کی اس تقریر کا پورا متن ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ (خاکسار سلطان احمد پیر کوٹی)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

مجلس خدام الاحمدیہ کی

سولہویں تربیتی کلاس

کا آج اس وقت میں افتتاح کر رہا ہوں۔ گزشتہ سالوں میں خدام الاحمدیہ اپنی اس کلاس کی طرف پوری توجہ نہیں دیتے رہے۔ اس لئے میں نے اس دفعہ مجلس مرکزیہ سے یہ کہا تھا کہ اگر سو مجالس کے نمائندے کلاس میں شامل نہ ہوئے تو اس کا افتتاح میں نہیں کروں گا۔ مجلس مرکزیہ نے دعاؤں کے ساتھ کوشش کی اور اللہ تعالیٰ نے فضل کیا کہ آج بڑی خاصی تعداد میں خدام اس کلاس میں شامل ہو رہے ہیں اور خاصی زیادہ مجالس کے خدام اس میں شامل ہو رہے ہیں، جو نقشہ اس وقت میرے سامنے رکھا گیا ہے اس کے مطابق ۱۳۴۵ ہش / ۱۹۶۶ء میں اس کلاس میں صرف ۱۸ مجالس نے حصہ لیا تھا ۱۳۴۶ ہش / ۱۹۶۷ء میں صرف ۳۰ مجالس نے اس میں حصہ لیا تھا اور ۱۳۴۷ ہش / ۱۹۶۸ء میں ۷۰ مجالس نے حصہ لیا تھا اور امسال یعنی ۱۳۴۸ ہش / ۱۹۶۹ء میں ۱۳۲ مجالس اس کلاس میں شامل ہو رہی ہیں۔ یعنی

پچھلے سال سے قریباً دگنی

تعداد میں۔ یہی حال شامل ہونے والے خدام کی تعداد کا ہے۔ ربوہ سے صرف پانچ خدام کو اس میں شمولیت کی اجازت دی گئی ہے، جو خدام باہر کی مجالس سے آتے ہیں۔ ان میں سے بعض کو ابھی یہ پتہ نہیں کہ

مسجد میں باتیں نہیں کرنی چاہئیں

ان کی آواز کی بھنبھناہٹ کانوں کو بری لگ رہی تھی اور دل کو تکلیف دے رہی تھی لیکن ایک پہلو خوشی کا بھی تھا۔ کہ کثرت سے خدام اس کلاس میں شامل ہوئے ہیں گو ابھی وہ تربیت چاہتے ہیں۔ اور یہ ہمارا کام ہے کہ ان کی تربیت کریں اور ہم امید رکھتے اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں تربیت حاصل کرنے کی توفیق عطا کرے۔

عزیز بچو! آپ جانتے ہیں کہ دنیا میں بہت سے لوگ خادم رکھا کرتے ہیں اور جو بڑے امیر لوگ ہیں ان کے بہت سے خادم ہوتے ہیں۔ اور وہ امیر ہر ایک خادم سے پوری خدمت لے رہے ہوتے ہیں۔ مثلاً جو خادم اپنے آقا کو کھانا کھلانے پر مامور ہے۔ اس سے یہ امید رکھی جاتی ہے۔ کہ وہ وقت پر کھانا کھلائے گا۔ برتن پوری طرح صاف کرے گا۔ اس کی رکابی یا گلاس پر میل کا ذرا سا نشان بھی نہیں ہوگا وغیرہ۔ غرض بہت سے کام زندگی سے تعلق رکھنے والے اس چھوٹے سے معاملہ کے متعلق اس کے سپرد ہوتے ہیں۔ مثلاً اس نے اپنے مالک کو کھانا کھلانا ہوتا ہے۔ مالک پوری تاکید کے ساتھ اسے ہدایتیں دیتا ہے اور اس سے یہ امید رکھتا ہے کہ وہ

پوری توجہ، محنت اور پیار کے ساتھ

کام کرے گا۔ پھر وہ تنخواہ بھی اسے دوسروں سے زیادہ دیتا ہے۔ اس کے کپڑوں کا بھی وہ خیال رکھتا ہے اس کے بچوں کے کھانے اور پڑھائی کا بھی وہ خیال رکھتا ہے۔ اسی طرح اس کے جو دوسرے خادم ہیں ان سے بھی وہ کام لیتا ہے۔ لیکن ان ان لوگوں کی نسبت جو اس سے کم دولت مند ہیں اپنے خادموں سے زیادہ پیار کرتا اور ان کا زیادہ خیال رکھتا ہے۔ اب دیکھو! آپ لوگ اللہ اور اس کے دین کے خادم ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ پر اور مجھ پر کہ میں بھی اس کا ایک ادنیٰ خادم ہوں بہت سی ذمہ داریاں ڈالی ہیں۔ جو دنیادار شخص ہے وہ تو اپنے خادم سے ظاہری پاکیزگی اور صفائی کی توقع رکھتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ اپنے خدام سے نہ صرف ظاہری بلکہ باطنی صفائی اور پاکیزگی اور طہارت کی امید رکھتا ہے اور جو اللہ کا خادم ہو وہ اس کی

ساری مخلوق کا خادم ہے

اور بہت بڑی ذمہ داریاں ہیں جو اس خدمت کی ہم پر ڈالی گئی ہیں۔ مثلاً ہم صرف انسانوں کے خادم نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے خادم ہونے کی حیثیت سے ہم ان کے بھی خادم ہیں جو انسان نہیں بلکہ جو جاندار بھی نہیں۔ مثلاً ہمیں خدا نے کہا کہ اگر تم میرے خادم بننا چاہتے ہو تو تمہیں درختوں کے خادم بننا پڑے گا اور اسی نے حکم دیا ہے کہ پھلدار درختوں کو کاٹنا نہیں۔ ان کی ٹہنیوں کو توڑنا نہیں۔ ان کو کوئی نقصان نہیں پہنچانا۔ پھر سب درختوں کے اندر نشوونما بڑھنے، پھلنے اور پھولنے کی اور بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچانے کی جو طاقت اللہ تعالیٰ نے رکھی ہے اس طاقت کے نشوونما میں ان کا ہاتھ بٹانا اور ان کی خدمت کرنا ہے۔ اسلام میں اس بات کی بڑی تاکید کی گئی ہے۔

ایک دفعہ

ایک جنگ کے موقعہ پر

مسلمانوں کی جانیں بچانے کے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو گنتی کے چند

درخت کاٹنے پڑے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے اس معاملہ کو اتنی اہمیت دی کہ قرآن کریم میں یہ ذکر کیا کہ وہ درخت میرے حکم سے کاٹے گئے تھے تا دنیا اور دنیوی نگاہیں محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر یہ اعتراض نہ کریں کہ خدا کے حکم کے بغیر اور خدا کی مرضی کے خلاف آپ نے ان درختوں کو کاٹ دیا۔ پس ہمیں اللہ تعالیٰ نے درختوں کا بھی جو غیر جاندار ہیں خادم بنایا ہے۔

پھر سڑکیں ہیں آپ کو اور ہمیں اللہ تعالیٰ نے ان سڑکوں کا بھی خادم بنایا ہے۔ اور کہا ہے کہ اگر تم میرے خادم بننا چاہتے ہو تو تمہیں سڑکوں کی خدمت بھی کرنی پڑے گی۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ راستوں پر سے گندگی اور تکلیف پہنچانے والی چیزوں کو پرے ہٹا دینا بھی ایمان کا ایک جزو ہے اور جو ایسے کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہوتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کر لیتا ہے۔ کیونکہ وہ اس کے حکم سے اور اس کے منشاء کے مطابق اور اس کو خوش کرنے کے لئے سڑک کی خدمت میں لگ گیا

اب آپ

اپنے ماحول میں دیکھیں

کہ کتنے لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو جانتے سمجھتے اور پھر اس پر عمل کرنے کے لئے تیار ہوتے ہیں اور اس گندے ماحول میں ہمارے بہت سے احمدی خدام بھی ایسے ہوں گے جن کو یہ خیال نہیں آتا ہوگا کہ سڑک پر کوئی تکلیف دہ چیز نہ پھینکیں۔ اوّل تو سڑک پر کھانا پسندیدہ نہیں۔ لیکن اگر کہیں ضرورت پڑ جائے (بعض دفعہ مسافروں کو سڑک کے کنارے پر کھانے کی جائز ضرورت پڑ جاتی ہے) تو وہ تربوز کھائیں گے تو اس کے چھلکے وہیں سڑک پر پھینک دیں گے۔ آم کھائیں گے تو اس کی گٹھلیاں وغیرہ وہیں سڑک پر پھینک دیں گے۔ کیلا کھائیں گے تو اس کے چھلکے وہیں سڑک پر پھینک دیں گے۔ اور بعض دفعہ آٹھ دس منٹ کے بعد کوئی بچہ دوڑتا ہوا وہاں سے گزرے اور کیلے کے چھلکے یا آم کی گٹھلی یا تربوز کے چھلکے پر سے پاؤں پھسلے اور گرے اور اس کی کوئی ہڈی ٹوٹ جائے تو ایسے شخص نے اس سڑک کی خدمت نہیں کی۔ نیز اس نے بنی نوع انسان میں سے کسی کو تکلیف پہنچانے کا امکان پیدا کر دیا

اللہ تعالیٰ بعض دفعہ ایسے لوگوں کو اپنے فضل سے بچا بھی لیتا ہے لیکن اگر کسی ایک شخص کو بھی اس کی وجہ سے دکھ پہنچا تو اپنے رب سے وہ کیا کہے گا کہ میں نے دعوےٰ تو کیا تھا کہ میں تیرا خادم ہوں۔ لیکن میں نے خدمت کے تقاضوں کو پورا نہیں کیا۔ پھر جیسا کہ میں نے ابھی کہا ہے اس نے

ہمیں ہر مخلوق کا خادم بنایا

لیکن چونکہ ہر چیز کو اس نے انسان کے لئے یعنی اس کے فائدہ کے لئے، اس کے آرام کے لئے اور اس کی قوتوں کے نشوونما کے لئے پیدا کیا ہے تاکہ وہ اپنے رب کی رضا زیادہ سے زیادہ حاصل کرتا چلا جائے۔ اس لئے سب سے بڑا خادم اس نے ہمیں انسان کا بنایا ہے۔ جتنے احکام ہمیں قرآن کریم کی تعلیم میں اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوہ اور ارشادات میں نظر آتے ہیں۔ ان سب کا تعلق بالواسطہ یا بلاواسطہ بنی نوع انسان کی خدمت سے ہے۔ اگر ہم ہر حکم کو لے کر غور کریں تو بات ثابت ہو سکتی ہے لیکن اس کے لئے بڑا وقت چاہیئے۔ ہاں چند مثالیں دی جا سکتی ہیں۔

اسلام ایک ایسا مذہب ہے جس نے یہ اعلان بھی کیا کہ ساری زمین اور اس کی ساری اشیاء۔ آسمان اور اس کے سارے ستارے اللہ تعالیٰ نے

انسان کی خدمت کے لئے

مسخر کئے ہیں۔ پھر اس نے اپنے خادموں اور اپنی طرف منسوب ہونے والوں کو بھی کہا کہ تم نے یہ خدمت کرنی ہے اور جو حکم اللہ تعالیٰ نے دیئے وہ ایسے نہیں تھے جو ایک مسلمان میں اور ایک غیر مسلم میں (جہاں تک خدمت کا تعلق تھا) فرق کرنے والے ہوں۔ مثلاً اس نے یہ کہا کہ کسی پر بہتان نہیں تراشنا۔ اب اس نے یہ نہیں کہا کہ کسی مسلمان پر بہتان نہیں تراشنا بلکہ اس نے کہا کہ کسی انسان کے خلاف بہتان نہیں تراشنا۔ پھر مثلاً اس نے کہا کہ ظلم نہیں کرنا تو اس نے یہ نہیں کہا کہ اپنے بھائیوں پر ظلم نہیں کرنا۔ جیسا کہ بعض دوسرے مذاہب نے اگر سود کی ممانعت کی تو صرف یہ کہا۔ کہ اپنے ہم مذہبوں سے سود نہیں لینا۔ غیروں کو بے شک لوٹو اور ان کے

اموال پر ناجائز قبضہ

کرو اور بغیر حق کے ان کے اموال کھاؤ بلکہ اسلام نے یہ کہا کہ ظلم نہیں کرنا اور جب یہ کہا کہ ظلم نہیں کرنا تو ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ اس سے میرا مطلب صرف یہ نہیں کہ مسلمان پر ظلم نہیں کرنا بلکہ میرا مطلب یہ ہے کہ کسی انسان پر ظلم نہیں کرنا اور جب اسلام نے سود کی ممانعت کی تو اس نے یہ نہیں کہا کہ مسلمان سے سود نہیں لینا ہاں یہودی سے سود لینا جائز ہے یا ہندو سے سود لینا جائز ہے۔ بلکہ یہ کہا کہ یہودی ہو یا عیسائی ہو یا ہندو ہو یا دہریہ ہو جو اللہ تعالیٰ کو برا بھلا کہنے والا ہو، تم نے ان میں سے کسی سے بھی سود نہیں لینا۔

تم نے کسی انسان سے سود نہیں لینا

پھر جب اس نے یہ کہا کہ اگر کوئی بھوکا تمہیں نظر آئے تو تم پر یہ ذمہ داری ہے کہ تم اسے کھانا کھلاؤ تو اس نے یہ نہیں کہا کہ کوئی مسلمان تمہیں بھوکا نظر آئے تو تم اسے کھانا کھلاؤ بلکہ اس نے یہ کہا کہ کوئی دہریہ بھوکا تمہیں نظر آ جائے کوئی یہودی بھوکا تمہیں نظر آ جائے کوئی عیسائی بھوکا تمہیں نظر آ جائے۔ کوئی ہندو بھوکا تمہیں نظر آ جائے۔ کوئی امیر بھوکا تمہیں نظر آ جائے (وقتی طور پر ایک امیر بھی بھوکا ہو سکتا ہے۔ مثلاً وہ ابن سبیل ہے۔ اور اس کی جیب کتری گئی ہے اور وہ وقتی طور پر غریب ہو گیا ہے کیونکہ وہ غیر جگہ پر ہے اور اس کی جیب میں پیسے نہیں) تمہیں

کوئی غریب بھوکا نظر آ جائے

تو ہر ایک کا تم نے پیٹ بھرنا ہے۔ ہر ایک کا تم نے خیال رکھنا ہے۔ ہر ایک کو تم نے آرام پہنچانا ہے۔ پھر جب اس نے کہا کہ تم نے کسی کو بھی دکھ نہیں پہنچانا تو اس نے یہ نہیں کہا کہ تم نے کسی مسلمان کو دکھ نہیں پہنچانا بلکہ اس نے کہا کہ کسی انسان کو بھی دکھ نہیں پہنچانا خواہ اس کا تعلق کسی مذہب سے ہو یا وہ لامذہب دہریہ یا بت پرست ہو، خواہ وہ انبیاء کو برا بھلا کہنے والا ہو۔ خواہ وہ اپنی جہالت کی وجہ سے نبی کریم جیسے محسن کے خلاف نفرت کے جذبات رکھنے والا ہو۔

تم نے کسی کو بھی دکھ نہیں پہنچانا

کیونکہ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ میں نے اس جنس (بنی نوع انسان) کو اشرف المخلوقات بنایا ہے ہاں وہ اپنی بدقسمتی سے اور اپنی جہالت کے نتیجہ میں اپنے اس شرف کو بعض دفعہ کھو دیتے ہیں۔ اس کی سزا میں انہیں دوں گا۔ لیکن تمہاری نگاہ میں ایسے انسان کے لئے بھی جس نے اپنی عزت کے مقام کو اپنے ہاتھ سے پھاڑ دیا ہو، حقارت نفرت اور بے غیرتی کے جذبات پیدا نہیں ہونے چاہئیں۔

اللہ تعالیٰ کا یہ بڑا احسان ہے کہ اس نے ہمیں اپنا خادم (اگر ہم واقعی اس کی نگاہ میں خادم بن جائیں تو اس سے بڑا احسان اور کیا ہوسکتا ہے) بناکر اپنی ہر مخلوق کی خدمت پر لگا دیا۔ اور اس کے مقابلہ میں ہم سے اس جزا کا، ان انعامات کا وعدہ کیا کہ بڑے سے بڑا امیر بلکہ دنیا کے سارے امراء اور دولتمند اکٹھے ہوکر بھی اس جزا کا کروڑواں حصہ بلکہ اربواں حصہ جزا یا بدلہ یا اجرت یا تنخواہ (جونام بھی آپ رکھ لیں) نہیں دے سکتے۔

غرض ہم پر

اللہ تعالیٰ نے بڑا ہی فضل کیا ہے

کہ اس نے ہمیں اپنا خادم بنا لیا ہے۔ اگر ہم خدمت کے تقاضوں کو پورا کریں تو جو اجرت یا جو انعام یا جو فضل یا محبت کا جو سلوک اللہ تعالیٰ ہم سے کرے گا۔ وہ اتنا بڑا اجر۔ اتنا بڑا انعام۔ اتنی اچھی اور پیاری اور خوبصورت چیز ہے کہ اگر ہم اس کو پالیں تو اس دنیا کی اور اس دنیا کی ساری نعمتوں کو ہم نے پالیا۔ کیونکہ ساری مخلوق مل کر بھی عزت کی اس نگاہ کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔ جو انسان اپنے رب کی نگاہ میں پاتا ہے اور اس کی قدر اور قیمت کو وہ سمجھتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے

کہ ہم خدمت کی ذمہ واریوں کو پوری طرح نباہیں۔ مختلف پہلوؤں سے اور مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والی خدمات کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں کردیا ہے۔ ہم اسلام کی تعلیم کو سننے اور سمجھنے اور یاد رکھنے کے لئے یہاں اکٹھے ہوئے ہیں۔ اس نیت کے ساتھ کہ ہم اپنی زندگی میں اللہ تعالیٰ کے احکام اور اس کی ہدایات کو پورا کرنے کی کوشش کریں گے۔ یہ توفیق پانا بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی ہوسکتا ہے۔ اس لئے اب میں دعا کراؤں گا۔ آپ بھی دعا کریں اور سب احمدیوں کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خادم ہونے کی حیثیت سے جو ذمہ واریاں جماعت احمدیہ پر ڈالی ہیں۔ وہ خود اپنے فضل سے توفیق دے۔ کہ ہم ان کو ادا کرسکیں اور خلوصِ نیت سے ادا کرسکیں تاکہ جن نعمتوں کا، جن رحمتوں کا۔ جن فضلوں کا جس پیار کا ہمیں اس کے بدلہ میں وعدہ دیا گیا ہے۔ ان نعمتوں کو ان رحمتوں کو، ان فضلوں کو اور اس پیار کو ہم پانے والے ہوں۔ آمین

اس کے بعد حضور نے سب حاضرین سمیت ایک لمبی اور پُرسوز دعا کرائی۔

درخواست ہائے دعا

۰۰ میرے لڑکوں اور میرے خلاف ان دنوں چند مقدمات دائر ہیں۔ بزرگانِ سلسلہ دعا کریں کہ مولیٰ کریم ہمیں اپنے فضل سے باعزت بریت بخشے۔ محمد افضل پنشنر سیالکوٹ

۰۰ مکرم کھیلاول شیر صاحب آف کوٹ رحمت خان ضلع شیخوپورہ کی لڑکی ضیاء الاسلام طویل عرصہ سے شدید بیمار ہے۔ احباب جماعت سے اس بچی کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے نیز میرا چھوٹا بھائی عزیزم محمد حیات بھی بیمار رہے اور میں خود بھی کچھ عرصہ سے مختلف عوارض کی وجہ سے علیل ہوں۔ ہم سب کی صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔

خاکسار محمد ابراہیم شاہد ہیڈماسٹر گورنمنٹ پرائمری سکول چھور چک ۱۱ ضلع شیخوپورہ

۰۰ میری والدہ محترمہ کی بائیں ہاتھ کی انگلیوں میں سوج ہے جس کی وجہ سے بے چینی اور تکلیف ہے۔ احباب جماعت ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ عبدالشکور لاہور

۰۰ ہمارا ایک کیس چل رہا ہے۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ میاں چراغ الدین قلعہ صوبہ سنگھ

ایک دوست کی حجِ کعبہ سے واپسی پر

از مکرم عبدالمجید صاحب شوقؔ

بڑے خوش بخت ہیں، فرخندہ رُو ہیں نیک فطرت ہیں
جو کعبہ دیکھ آئیں باعثِ صد خیر و برکت ہیں
زہے قسمت مقامِ سیّدِ ابرار میں پہنچے
محمدؐ مصطفےٰ کے شہرِ پُر انوار میں پہنچے
برائے حجِ کعبہ حالتِ احرام میں پہنچے
شہِ لولاک کے دربارِ خاص و عام میں پہنچے
بصد عشق و جنونِ دل رہِ مطلوب پر پہنچے
برہنہ سر برہنہ پا درِ محبوب پر پہنچے
شرابِ رُوح پرور کے چھلکتے جام پر پہنچے
محمّدؐ کے معطر اور مقدس نام پر پہنچے

چمک اٹھا ستارہ بختِ محمودِ الٰہی کا
نہ قربِ خداوندی کے اس محبوب راہی کا
بڑی میٹھی کھجوریں لائے مکے اور مدینے سے
مزا کوثر کے شربت کا ملا زم زم کے پینے سے
عرب سے آرہے ہیں ان کو اے اہلِ عجم! چومو
جو ارضِ پاک سے آئے ہیں یارو! وہ قدم چومو
جو قسمت ہو تو ہم بھی یہ سعادت شوقؔ پا جائیں
غبارِ راہِ مکہ اور مدینہ میں نہا آئیں

۰۰ برادرم سردار عبدالحمید صاحب ۱۰۵ ماڈل ٹاؤن لاہور کی آنکھ میں موتیا اتر رہا تھا جس کا اب اپریشن ہوا ہے۔ ہمشیرہ حفیظ بیگم اہلیہ خلیفہ صلاح الدین صاحب مرحوم بھی لاہور میں بہت بیمار ہیں۔ برادرم سردار عبدالسلام صاحب بھی عرصہ سے بیمار ہیں۔ میری بیوی بھی عرصہ سے سخت بیمار ہے کوئی افاقہ نہیں ہورہا۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے ان سب کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ سردار رحمت اللہ دارالرحمت ربوہ

امانت فنڈ صدر انجمن احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"فوری ضرورتوں پر کام آنے والے روپے کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے وہ بطور امانت خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل ہونا چاہیئے"

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ)

انصار اللہ
مرکزی اجتماع انصار اللہ (۲۴، ۲۵، ۲۶ اخاء / اکتوبر) میں نوجوان بھی کثرت سے شریک ہوتے ہیں (قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ)

حضرت امام جماعت احمدیہ کی طرف سے آج سے ستائیس (۲۷) سال قبل

مقاماتِ مقدسہ کی حفاظت کے لئے درد دل سے نکلی ہوئی ایک آواز

تمام مسلمانوں کو مل کر یہودیوں کا مقابلہ کرنا چاہیئے

(مرتبہ کرم محمد عبد الحق صاحب امرتسری گنج مغل پورہ ۔ لاہور)

آج مسجد اقصیٰ کی بے حرمتی پر اسلامی ملکوں میں ایک جوش پایا جاتا ہے جس دکھ اور درد کا آج اظہار کیا جا رہا ہے اور یہ محسوس کیا جا رہا ہے کہ یہودیوں کا اگلا وار خانہ کعبہ کی طرف ہوگا۔ اسی خطرہ کو آج سے ۲۷ سال قبل جماعت احمدیہ کے اولوالعزم امام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھانپ لیا تھا آپ نے عرب میں پیش آمدہ حالات کے متعلق جماعت احمدیہ کو خصوصاً اور مسلمانوں کو عموماً مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ :

" جنگ (گزشتہ جنگ عظیم) ایسے خطرناک مرحلہ پر پہنچ گئی ہے کہ اسلام کے مقدس مقامات اس کی زد میں آگئے ہیں مصر کے ساتھ وہ مقدس سرزمین شروع ہو جاتی ہے جس کا ذرہ ذرہ ہمیں اپنی جانوں سے عزیز ہے ہیں وہ مقدس مقام ہے جہاں ہمارے آقا کا مبارک وجود لیٹا ہوا ہے جس کی گلیوں میں محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے پائے مبارک پڑا کرتے تھے۔ وہ گھر جسے ہم خدا کا گھر کہتے ہیں اور جس کی طرف دن میں کم از کم پانچ بار منہ کر کے ہم نماز پڑھتے ہیں اور جس کی زیارت اور حج کے لئے جاتے ہیں۔ جدہ کے ستونوں میں سے ایک ہی ستون ہے یہ مقدس مقام صرف چند سو میل کے فاصلہ پر ہے ان کی حفاظت کا کوئی سامان نہیں۔ کھلے دروازوں اسلام کا خزانہ پڑا ہے بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ دیوار بھی نہیں جوں جوں دشمن ان مقامات کے قریب پہنچتا جاتا ہے ایک مسلمان کا دل لرز جاتا ہے کانپ اٹھتا ہے کہ نہ معلوم کل کو کیا ہوگا۔ ہمیں یقین ہے کہ اللہ تعالےٰ خود ان کی حفاظت فرمائے گا لیکن ہمارا یقین ہماری ذمہ واریوں سے چھڑا نہیں سکتا۔ پس گو ان مقامات کی حفاظت کا وعدہ اللہ تعالےٰ نے کیا ہے مگر اس کے یہ معنے نہیں کہ مسلمان ان کی حفاظت کے فرض سے آزاد ہو گئے ہیں۔ بلکہ ضروری ہے کہ ہر سچا مسلمان ان کی حفاظت کے لئے پوری کوشش کرے جو اس کے بس میں ہے۔ یہ مقامات روز بروز جنگ کے قریب آرہے ہیں اور خدا تعالےٰ کی مشیت اور اپنے گناہوں کی شامت کی وجہ سے ہم بالکل بے بس ہیں اور کوئی ذریعہ ان کی حفاظت کا اختیار نہیں کر سکتے۔ ادنیٰ ترین بات جو انسان کے اختیار میں ہوتی ہے یہ ہے کہ اس کے آگے پیچھے کھڑے ہو کر جان دے دے مگر ہم تو یہ بھی نہیں کر سکتے اور اس خطرناک وقت میں صرف ایک ہی ذریعہ باقی ہے وہ یہ کہ اللہ تعالےٰ کے حضور دعائیں کریں کہ وہ اس جنگ کو ان مقامات مقدسہ سے دور لے جائے اور اپنے فضل سے ان کی حفاظت فرمائے۔ وہ خدا جس نے ابرہہ کی تباہی کے لئے آسمان سے وبا بھیجی تھی اب بھی طاقت رکھتا ہے کہ ہر ایسے دشمن کو جس کے ہاتھوں سے ان مقدس مقامات اور شعائر کو کوئی گزند پہنچ سکے کچل دے پس میں دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں

کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور خدا تعالےٰ سے دعائیں کریں کہ وہ خود ہی ان مقامات کی حفاظت کے سامان پیدا کر دے وہ اس طرح دعائیں کریں جس طرح بچہ بھوک سے تڑپتا ہوا چلاتا ہے۔ جس طرح ماں سے جدا ہونے والا بچہ یا بچہ سے محروم ہونے والی ماں آہ وزاری کرتی ہے اس طرح اپنے رب کے حضور رو رو کر دعائیں کریں کہ اے اللہ تو خود ان مقامات کی حفاظت فرما۔ جو کام آج ہم اپنے ہاتھوں سے نہیں کر سکتے وہ خدا تعالےٰ کا ہاتھ کر دے اور ہمارے دل کا دکھ ہمارے ہاتھوں کی قربانیوں کا قائم مقام ہو جائے "

(الفضل ۳ر جولائی ۱۹۴۲ء)

اسلام کے مقامات مقدسہ کے متعلق جو خطرہ اور ان کی حفاظت کی فکر کا جو اظہار سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد (رضی اللہ عنہ) امام جماعت احمدیہ نے فرمایا اور جس طرح حضور نے نہایت موثر اور مخلصانہ پیرایہ میں غیرت اسلامی اور اپنے درد دل کا اظہار فرمایا اس کا سب نے کھلے بندوں اعتراف کیا۔ حتیٰ کہ ایک مخالف احمدیت اخبار زمزم نے لکھا کہ :-

" موجودہ حالات میں خلیفہ صاحب نے مصر اور حجاز مقدس کے لئے اسلامی غیرت کا ثبوت دیا ہے وہ یقیناً قابل قدر ہے اور انہوں نے اس غیرت کا اظہار کر کے مسلمانوں کے جذبات کی صحیح ترجمانی کی ہے "

(اخبار زمزم ۱۹ر جولائی ۱۹۴۲ء)

پھر حضرت امام جماعت احمدیہ نے پاکستان میں آکر فرمایا :

" اب جب کہ اسلام کی جڑوں پر تبر رکھ دیا گیا ہے جب مسلمانوں کے مقامات مقدسہ حقیقی طور پر خطرہ میں ہیں کیا وقت نہیں آیا کہ آج پاکستانی۔ ایرانی افغانی، ملائی، ترکی وغیرہ سب کے سب اکٹھے ہو جائیں اور عربوں کے ساتھ مل کر اس حملہ کا مقابلہ کریں جو مسلمانوں کی قوت کو توڑنے کے لئے اور اسلام کو ذلیل کرنے کے لئے دشمن نے کیا ہے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ قرآن کریم اور حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہودی ایک دفعہ پھر فلسطین میں آباد ہوں گے لیکن یہ نہیں کہا گیا کہ وہ ہمیشہ کے لئے آباد ہوں گے۔ فلسطین میں ہمیشہ کی حکومت عبادی الصلحون کے لئے مقرر کی گئی ہے ... ...

میں سمجھتا ہوں مسلمان اب بھی دنیا میں اتنی تعداد میں موجود ہیں کہ اگر وہ مرنے پر آجائیں تو انہیں کوئی مار نہیں سکتا لیکن میری یہ امید کہاں تک پوری ہو سکتی ہے اللہ ہی اس کو بہتر جانتا ہے "

(الفضل ۲۱ر مئی ۱۹۴۸ء)

گمشدہ رسید بک

پرنسپل صاحب تعلیم الاسلام کالج ربوہ نے اطلاع دی ہے کہ رسید بک نمبر ۸۷۵۶ جو کہ حصول چندہ برائے تعمیر مسجد کالج لی تھی گم ہو گئی ہے۔ اس لئے جملہ احباب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اس رسید بک پر کسی قسم کا چندہ نہ دیں نیز اگر کسی صاحب کو اس کا علم ہو تو فوری نظارت بیت المال کو اطلاع دیں۔"

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

درخواست دعا

میرا بیٹا عزیزم عبد الرزاق مشن ہسپتال لائلپور میں زیر علاج ہے ۱۹/۹/۶۹ کو جگر کا اپریشن ہوا ہے۔ اپریشن کامیاب ہو گیا ہے لیکن کمزوری بہت زیادہ ہے۔ عزیز کی جلد صحت یابی کے لئے جملہ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالےٰ اپنے خاص فضل سے جلد از جلد شفا عطا فرمائے۔

(ملک محمد خان پنشنر پولیس محلہ دار الیمن ربوہ)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔ (مینیجر)

تاریخ اسلام

عبداللہ بن سبا کی منافقت

اور

اس کی سازش

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ)

عبداللہ ابن سبا ایک یہودی تھا جو اپنی ماں کی وجہ سے ابن سودا کہلاتا تھا یمن کا رہنے والا اور نہایت بدباطن انسان تھا۔ اسلام کی بڑھتی ہوئی ترقی کو دیکھکر اس غرض سے مسلمان ہوا۔ کہ کسی طرح مسلمانوں میں فتنہ ڈلوائے میرے نزدیک اس زمانہ کے فتنے اسی مفسد انسان کے ارد گرد گھومتے ہیں۔ اور یہ ان کی روح رواں ہے شرارت کی طرف مائل ہو جانا اس کی جبلت میں داخل معلوم ہوتا ہے۔ خفیہ منصوبہ کرنا اس کی عادت تھی اور اپنے مطلب کے آدمیوں کو تاڑ لینے میں اس کو خاص مہارت تھی۔ وہ ہر ایک سے اس کے مذاق کے مطابق بات کرتا تھا اور نیکی کے پردے میں بدی کی تحریک کرتا تھا اور اسی وجہ سے اچھے اچھے سنجیدہ آدمی اس کے دھوکے میں آجاتے تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے پہلے نصف میں مسلمان ہوا۔ اور تمام بلادِ اسلامیہ کا دورہ اس غرض سے کیا۔ کہ ہر ایک جگہ کے حالات سے خود واقفیت پیدا کرے۔ اور اپنے مطلب کے آدمیوں کا انتخاب کرکے مختلف بلاد میں اپنی شرارت کے مرکز قائم کرے۔ مدینہ منورہ میں تو اس کی دال نہ گل سکتی تھی۔ مکہ مکرمہ اس وقت سیاسیات سے بالکل علیحدہ تھا۔ سیاسی مرکز اس وقت دارالخلافہ کے سوا بصرہ۔ کوفہ۔ دمشق اور فسطاط تھے۔ پہلے ان مقامات کا اس نے دورہ کیا اور یہ رویہ اختیار کیا۔ کہ ایسے لوگوں کی تلاش کرکے (جو سزا یافتہ تھے اور اس وجہ سے حکومت سے ناخوش تھے) اُن سے ملتا اور انہی کے ہاں ٹھہرتا چنانچہ سب سے پہلے بصرہ گیا اور حکیم ابن جبلہ ایک نظر بند ڈاکو کے پاس ٹھہرا۔ اور اپنے ہم مذاق لوگوں کو جمع کرنا شروع کیا۔ اور ان کی ایک مجلس بنائی۔ چونکہ کام کی ابتداء تھی اور یہ آدمی ہوشیار تھا صاف صاف بات نہ کرتا۔ بلکہ اشارہ کنایہ سے ان کو فتنہ کی طرف بلاتا تھا اور جدا گر اس نے ہمیشہ اپنا وطیرہ رکھا — وعظ و پند کا سلسلہ بھی ساتھ جاری رکھتا جس سے ان لوگوں کے دلوں میں اس کی عظمت پیدا ہوگئی اور وہ اس کی باتیں قبول کرنے لگے۔ عبداللہ بن عامر کو جو بصرہ کے والی تھے جب اس کا علم ہوا تو انہوں نے اُس سے اُس کا حال پوچھا اور اس کے آنے کی وجہ دریافت کی اس نے جواب میں کہلا بھیجا کہ میں اہل کتاب میں سے ایک شخص ہوں جسے اسلام کا اُنس ہو گیا ہے اور آپ کی حفاظت میں رہنا چاہتا ہوں عبداللہ بن عامر کو چونکہ اصل حالات پر آگاہی حاصل ہو چکی تھی انہوں نے اسکے عذر کو قبول نہ کیا۔ اور کہا کہ مجھے تمہارے متعلق جو حالات معلوم ہیں وہ ان کے خلاف ہیں۔ اس لئے تم میرے علاقہ سے نکل جاؤ۔ وہ بصرہ سے نکل کر کوفہ کی طرف چلا گیا مگر فساد بغاوت اور اسلام سے بیگانگی کا بیج ڈال گیا۔ جو بعد میں بڑھ کر ایک بہت بڑا درخت بن گیا

پہلی سیاسی غلطی

میرے نزدیک یہ سب سے پہلی سیاسی غلطی ہوئی ہے۔ اگر والیٔ بصرہ بجائے اس کو جلا وطن کرنے کے قید کر دیتا اور اس پر الزام قائم کرتا تو شاید یہ فتنہ وہیں دبا رہتا۔ ابن سوداء تو اپنے گھر سے نکلا ہی اس ارادے سے تھا کہ تمام عالم اسلام میں پھر کر فتنہ فساد کی آگ بھڑکائے اس کا بصرہ سے نکلنا تو اس کے مدعا کے عین مطابق تھا۔ کوفہ میں پہنچ کر اس شخص نے پھر وہی بیہودہ والی کارروائی شروع کی اور بالآخر وہاں سے بھی نکالا گیا لیکن یہاں بھی اپنی شرارت کا بیج بوتا گیا جو بعد میں بہت بڑا درخت بن گیا۔ اور اس دفعہ اس کے نکالنے پر اس پہلی سیاسی غلطی کا ارتکاب کیا گیا۔ کوفہ سے نکل کر یہ شخص شام کو گیا مگر وہاں اس کو اپنے قدم جمانے کا کوئی موقع نہ ملا۔ حضرت معاویہؓ نے وہاں اس عمدگی سے حکومت کا کام چلایا ہوا تھا کہ نہ تو اُسے ایسے لوگ ملے جن میں یہ ٹھہر سکے اور نہ ایسے لوگ میسر آسکے جن کو اپنا قائمقام بنایا جاوے پس شام سے اس کو بحسرت و یاس آگے سفر کرنا پڑا۔ اور اس نے مصر کا رُخ کیا۔

ابن السوداء شام سے نکل کر مصر پہنچا اور یہی مقام تھا جسے اس نے اپنے کام کا مرکز بنانے کے لئے چنا تھا۔ کیونکہ یہ مقام دارالخلافہ سے بہت دور تھا۔ اور دوسرے اس جگہ صحابہؓ کی آمد و رفت اس کثرت سے نہ تھی جتنی کہ دوسرے مقامات پر جس کی وجہ سے یہاں کے لوگ دین سے نسبتاً کم تعلق رکھتے تھے۔ اور فتنہ میں حصہ لینے کے لئے زیادہ تیار تھے۔ چنانچہ ابن السوداء کا ایک نائب جو کوفہ کا باشندہ تھا اور جس کا ذکر آگے آئیگا ان واقعات کے تھوڑے ہی عرصہ بعد جلا وطن کیا گیا۔ تو حضرت معاویہؓ کے اس سوال پر کہ تمہاری پارٹی کے مختلف ممالک کے ممبروں کا کیا حال ہے اس نے جواب دیا کہ انہوں نے مجھ سے خط و کتابت کی ہے اور میں نے اُن کو سمجھایا . . . .

. — . — . — اور انہوں نے مجھے نہیں سمجھایا۔ مدینہ کے لوگ تو سب سے زیادہ فساد کے شائق ہیں اور سب سے کم اس کی قابلیت رکھتے ہیں۔ اور کوفہ کے لوگ چھوٹی چھوٹی باتوں پر نکتہ چینی کرتے ہیں۔ لیکن بڑے بڑے گناہوں کے ارتکاب سے خوف نہیں کھاتے۔ اور بصرہ کے لوگ اکٹھے حملہ کرتے ہیں۔ مگر پراگندہ ہو کر بھاگتے ہیں۔ ہاں مصر کے لوگ ہیں جو شرارت کے اہل سب سے زیادہ ہیں مگر ان میں یہ نقص ہے کہ پیچھے نادم بھی جلدی ہو جاتے ہیں اس کے بعد شام کا حال اس نے بیان کیا کہ وہ اپنے سرداروں کے سب سے زیادہ مطیع ہیں اور اپنے گمراہ کرنے والوں کے سب سے زیادہ نافرمان ہیں یہ روایت ابن الکراء کی ہے جو ابن السوداء کی پارٹی کے رکنوں میں سے تھا اور اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مصر ہی سب سے عمدہ مقام تھا۔ جہاں ابن السوداء ڈیرہ لگا سکتا تھا۔ اور اس کی شرارت کی باریک بین نظر نے اس امر کو معلوم کرکے اس مقام کو اپنے قیام کے لئے چُنا اور اُسے فساد کا مرکز بنا دیا اور بہت جلد ایک جماعت اس کے ارد گرد جمع ہو گئی

اب سب بلاد میں شرارت کے مرکز قائم ہو گئے اور ابن السوداء نے ان تمام لوگوں کو جو سزا یافتہ تھے یا ان کے رشتہ دار تھے یا اور کسی سبب سے اپنی حالت پر قانع نہ تھے۔ نہایت ہوشیاری اور دانائی سے اپنے ساتھ ملانا شروع کیا اور ہر ایک کے مذاق کے مطابق اپنی غرض کو بیان کرتا تاکہ اس کی ہمدردی حاصل ہو جاوے مدینہ شرارت سے محفوظ تھا اور شام بالکل پاک تھا۔ تین مرکز تھے جہاں اس فتنہ کا مواد تیار ہو رہا تھا۔ بصرہ، کوفہ اور مصر — مصر مرکز تھا۔

مگر اس زمانہ کے تجربہ کار اور فلسفی دماغ انارکسٹوں کی طرح ابن السوداء نے اپنے آپ کو خلف الاستاد رکھا ہوا تھا۔

سب کام کی روح وہی تھا مگر آگے دوسرے لوگوں کو کیا ہوا تھا بوجہ قریب ہونے کے اور بوجہ اس سیاسی فوقیت کے جو اس وقت بصرہ اور کوفہ کو حاصل تھی یہ دونوں شہر تعزیرات میں زیادہ حصہ لیتے ہوئے نظر آتے ہیں لیکن ذرا باریک نگاہ سے دیکھا جاوے تو تاریخ کے صفحات سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ان تمام کارروائیوں کی باگ مصر میں بیٹھے ہوئے ابن السوداء کے ہاتھ میں تھی۔ (باقی)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور اپنے غیر از جماعت دوستوں کو پڑھنے کیلئے دے ٭

جنرل اختر حسین ملک مرحوم

(۱)

لیفٹیننٹ جنرل اختر حسین ملک قوم کے ایک ایسے ہیرو تھے جن کا نام پاکستانی بچّوں کو بھی یاد ہے۔ جب ان کی سرکردگی اور نگرانی میں پاکستانی افواج چھمب اور جوڑیاں کے آہنی مورچوں کو مسمار کرتی ہوئی جمّوں کی طرف بڑھ رہی تھیں تو جنرل اختر حسین ملک پاکستانیوں کی بہادری، استقامت اور اولوالعزمی کی ایک مجسم تصویر بن کر اُبھرے اور اہلِ پاکستان کے ذہنوں پر چھا گئے۔ بعد میں جب چونڈہ کے میدان میں ان کے بھائی جنرل عبدالعلی ملک نے ٹینکوں کی اس جنگ میں غنیم کو عبرت ناک شکست دی جس میں بھارت نے اپنی پوری فوجی مشین داؤ پر لگا دی تھی تو ان دونوں جری بھائیوں کے چرچے گلی گلی میں ہوئے۔ مجھے بے اندازہ اشتیاق تھا کہ ان سے ملوں۔ اس کی ایک وجہ تو اوپر درج کر چکا ہوں۔ دوسرے مَیں نے یہ بھی سُنا تھا کہ ان دونوں بھائیوں کو علم و ادب سے بھی رغبت ہے اور جنرل عبدالعلی ملک تو شعر بھی کہتے ہیں۔ تیسرے اسلئے بھی کہ یہ بھائی میری ہی بولی بولتے تھے اور ایک لحاظ سے میرے پڑوسی تھے۔ یوں بالواسطہ طور پر مَیں ان دونوں بھائیوں کے خاندان سے بھی متعارف تھا اور اس جستجو میں تھا کہ وہ لاہور آئیں تو ان سے ملاقات کی سبیل پیدا ہو اور آخر مجھے اس میں کامیابی حاصل ہوئی۔ لیفٹیننٹ جنرل اختر حسین ملک سنٹو ہیڈ کوارٹرز میں پاکستان کے فوجی نمائندے کے عہدے پر فائز تھے۔ جب ان کے والد گرامی کا انتقال ہوا اور وہ پاکستان تشریف لائے مَیں اپنے دوست جناب عزیز ہمدانی کے ہمراہ ملک جعفر صاحب کے دولتکدے پر پہنچا تو معلوم ہوا کہ جنرل صاحب اپنے والدِ گرامی کے مزار پر فاتحہ پڑھنے گئے ہیں اور ان کی واپسی کا وقت قریب ہے۔

شگفتہ مزاج فوجی

آخر شام کے قریب، وہ تشریف لے آئے۔ وہ ایک سادہ سے سوٹ میں ملبوس تھے۔ ان کے ہمراہ ان کے بڑے صاحبزادے کیپٹن سعید اختر ملک اور چند دوسرے عزیز اور دوست بھی تھے۔ میرے ساتھ نہایت گرمجوشی سے مصافحہ کیا۔ مجھے چند ہی لمحوں کی گفتگو کے بعد معلوم ہوا کہ جنرل ملک نہایت شگفتہ مزاج انسان ہیں اور اپنی فوجی چال ڈھال اور غیر معمولی قدوقامت کے باوجود وہ حسنِ ذوق، نفاست اور تہذیب کے پیکر ہیں۔ ہم سب کھانا کھانے کے لئے اٹھے تو لیفٹیننٹ جنرل اختر حسین ملک اپنے بڑے صاحبزادے کیپٹن سعید اختر ملک کے قریب سے گزرتے ہوئے رک گئے۔ انہیں سر سے پاؤں تک دیکھا اور پوچھا "کیوں میاں، کہاں تک پہنچنے کے ارادے ہیں؟" نکتہ یہ تھا کہ کیپٹن صاحب کا قد اپنے والد گرامی کے قد سے بھی نکلا جا رہا تھا۔

دلربا شخصیّت

کھانے کے بعد مجھ سے کلام سنانے کی فرمائش کی گئی جسے مَیں نے اعزاز سمجھا اور بہت سی نظمیں اور غزلیں سنائیں۔ شاعر اپنے سامع کی طرف سے داد کے انداز اور موقع و محل سے فوراً اندازہ لگا لیتا ہے کہ موصوف سخن فہم ہیں یا یونہی تکلف فرما رہے ہیں۔ مَیں نے جنرل ملک کی نفاستِ ذوق کے بارے میں بہت کچھ سُن رکھا تھا مگر یہ علم نہ تھا کہ وہ فن کے جمالیاتی پہلوؤں پر اتنے حاوی ہیں اور شعر کی انتہائی گہرائی تک جا پہنچتے ہیں۔ مجھے ان کی شخصیت کے ہر پہلو سے متعارف ہو کر بے حد خوشی ہوئی۔ بعد کی گفتگو میں انہوں نے بتایا کہ وہاں ترکی میں اردو کی چیزیں بہت کم پڑھنے کو ملتی ہیں۔ بس ایک "جنگ" اخبار پہنچتا ہے جسے پہلے صفحے کی پہلی سطر سے آخری صفحے کی آخری سطر تک پڑھا جاتا ہے۔ مَیں نے ان سے وعدہ کیا کہ مَیں اپنی ادارت میں شائع ہونے والا ادبی رسالہ نہایت باقاعدگی سے نذر کرتا رہوں گا۔ چنانچہ مَیں نے ایسا ہی کیا اور اب جب ان کا سامان ترکی سے واپس آئے گا تو اس رسالے کی بعض اشاعتیں اس سامان میں یقیناً موجود ہوں گی۔ جنرل صاحب نے میرے مشاغل کے بارے میں پوچھا اور مَیں نے بتایا کہ گزر بسر اخباروں میں کالم نویسی پر ہوتی ہے تو انہوں نے "لاہور لاہور ہے" کا بطور خاص ذکر فرمایا اور اس کے بعد جب بات پاکستانی اخبارات کے مزاحیہ کالموں تک پہنچی تو انہوں نے "ڈان" میں شائع ہونے والے "آرٹ بکوالڈ" کے کالموں کی اس لحاظ سے بہت تعریف کی کہ وہ کتنی روانی اور بے ساختگی کے ساتھ اپنے ملک کے صدر تک پر نہایت کڑی مگر نہایت شگفتہ تنقید کر جاتا ہے — یہ چند واقعات مَیں نے محض اس لئے درج کئے ہیں کہ لیفٹیننٹ جنرل اختر حسین ملک کی فوجی مہارت اور جرأت پر تو بہت کچھ لکھا جائے گا مگر ان کی دلربا شخصیت کے یہ پہلو شاید عوام کی نظروں سے اوجھل رہیں۔ ترکی میں ٹریفک کے ایک حادثے نے پاکستان سے اس کا ایک سچّا اور کھرا ہیرو چھین لیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ دے۔ ہماری قومی تاریخ ان کے کارناموں سے ہمیشہ ہمیشہ گونجتی رہے گی۔

(احمد ندیم قاسمی۔ منقول از روزنامہ جنگ کراچی ۹ ستمبر ۱۹۶۹ء)

(۲)

لیفٹیننٹ جنرل اختر حسین ملک کی وفات ملک و قوم کا ایک ایسا نقصان ہے جسکی شاید ہی تلافی ہو سکے۔ صدر یحییٰ خاں نے اپنے ایک تعزیتی پیغام میں جنرل اختر حسین اور ان کی اہلیہ کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ان کی وفات سے پاکستان کی فوج ایک ممتاز افسر سے محروم ہو گئی ہے۔ لیفٹیننٹ جنرل اختر حسین ملک گزشتہ روز ایک میلے میں پاکستان کا پویلین دیکھنے کے لئے انقرہ سے ازمیر جا رہے تھے کہ اچانک ان کی کار ایک مہلک حادثے سے دوچار ہو گئی تھی۔ پاکستان کے عوام انہیں چھمب اور جوڑیاں کے فاتح کی حیثیت سے جانتے ہیں۔ وہ پہلے جنرل تھے جن کو ۶۵ء کی جنگ میں جرأت و استقلال کا عظیم کارنامہ انجام دینے پر ہلالِ جرأت دیا گیا تھا۔ کیمبل پور کے ایک ممتاز فوجی خاندان کے اس سپاہی کو ۱۹۶۵ء کی جنگ میں کشمیر کی سرحد پر بھارت کی جارحانہ کارروائیوں کو روکنے کے لئے بھمبر کے علاقے میں متعین کیا گیا تھا۔ چھمب کے اس محاذ پر بھارت نے اپنی مضبوط فوجی چوکیاں اور مورچے قائم کر رکھے تھے۔ دشمن کی فوج بھی تعداد میں زیادہ تھی اور وہ پاکستانی فوج کی بہ نسبت کئی گنا طاقتور بھی تھی۔ بھارتی گیریزن کے مورچوں پر حملہ کرنے کے لئے جنرل اختر حسین کی فوج بالکل ناکافی سمجھی جا رہی تھی اس کے باوجود وہ اپنی مختصر فوج کو لے کر آگے بڑھے اور اس قدر جرأت کے ساتھ حملہ کیا کہ دشمن کے تمام مورچے پوری طرح تباہ ہو گئے۔ اس کی اصل وجہ خود جنرل اختر حسین ملک کی شجاعت و بہادری تھی۔ وہ عین لڑائی کے دوران اگلی صفوں میں پہنچ جاتے اور اپنے سپاہیوں کے حوصلے بڑھاتے، ان کی یہی دلیری دشمن کی عبرت ناک شکست کا سبب بن گئی تھی۔ ان کا یہ کارنامہ پاکستان کی تاریخ میں سنہری حروف میں لکھا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے اس سپاہی کو غریقِ رحمت کرے۔

چندہ سالانہ اجتماع انصاراللہ

مجلس انصاراللہ کے اراکین ایک دفعہ پھر اپنے سالانہ مرکزی اجتماع کے لئے جمع ہو رہے ہیں۔ جہاں وہ اپنے اوقات انشاء اللہ العزیز خالص روحانی ماحول میں گزاریں گے۔ اجتماع کے عام انتظامات اور مہمان نوازی پر مرکز کو اخراجات کرنے پڑتے ہیں۔ اس کام میں مرکز کا ہاتھ اس طرح بٹا سکتے ہیں کہ وہ ماہِ ظہور (اگست) اور تبوک (ستمبر) میں اپنا چندہ سالانہ اجتماع سو فیصد پورا ادا کر دیں۔ اور زعماء یہ رقوم فوراً مرکز میں بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد مال انصاراللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

فہرست عطیہ دہندگان برائے تعمیر فضل عمر ہسپتال ربوہ

۶۹/۹/۱ تا ۶۹/۹/۳۱

احباب ان سب عطیہ دہندگان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان سب پر اپنا فضل فرمائے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔

(ڈاکٹر) مرزا منور احمد چیف میڈیکل افسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

نمبر شمار	نام معطی	رقم
۱-	خواجہ محمود احمد صاحب اوکاڑہ .. —	۴۰
۲-	قریشی عبدالقادر صاحب " .. —	۵
۳-	شیخ فضل محمد نذیر احمد صاحبان " .. —	۱۰
۴-	زاہد علی صاحب " .. —	۵
۵-	ناصرہ منظور الحق صاحب کراچی برائے میڈیکل وارڈ .. —	۳۶
۶-	ناہید ضیاء صاحبہ " .. —	۲۰
۷-	بیگم صاحبہ ایم اے خورشید صاحب " .. —	۲۰
۸-	سیکرٹری مال جماعت احمدیہ گوجرہ .. —	۷
۹-	قمر احمد صاحب قریشی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ماڈل ٹاؤن لاہور —	۱۰
۱۰-	ذکیہ خاتون صاحبہ کراچی .. —	۲۱
۱۱	مرزا محمد حسین صاحب " .. —	۱۱
۱۲	ڈاکٹر رحمت رحیم صاحب " .. —	۵
۱۳-	عبدالکریم صاحب مال روڈ لاہور .. —	۲۶
۱۴-	شیخ محمد یوسف صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ لائلپور	۲۵-۶
	از متفرق احباب	
۱۵-	شیخ دوست محمد صاحب شمس لائلپور .. —	۵
۱۶-	محمد نصراللہ صاحب قریشی " .. —	۵
۱۷-	سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ جھنگ صدر .. —	۹
۱۸-	ظہور رقصبال بیگم صاحبہ سول لائن لاہور .. —	۲۰
۱۹-	قریشی منظور احمد صاحب " " .. —	۷
۲۰-	عظمیٰ عظمت صاحبہ " " .. —	۹

تحریک جدید کا مالی سال اختتام پذیر ہو رہا ہے

اللہ تعالیٰ کا ان لوگوں پر احسان ہے جن کو تحریک جدید جیسی مبارک اور عظیم الشان تحریک میں شامل ہو کر خدمت دین کی توفیق ملی ہے۔ تحریک جدید کی بنیاد خدا تعالیٰ کے خفی الہام کے ماتحت سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کے ہاتھوں رکھی گئی تھی۔ تحریک جدید کے سال رواں کا گیارھواں مہینہ دسمبر گذر رہا ہے اور وصولی قریباً پچاس فی صد ہوئی ہے۔ یہ تشویشناک کمی مخلصین سلسلہ کے تعاون سے ہی پوری ہو سکتی ہے۔ چندہ کی وصولی میں کمی کے باعث ممالک بیرون میں ہماری تبلیغی سرگرمیوں میں روک پیدا ہونے کا خدشہ لاحق ہو سکتا ہے۔ لہذا اشاعت اسلام کو اپنی ضروریات پر مقدم کرتے ہوئے تنگی برداشت کر کے بھی اپنا موعودہ رقم جلد از جلد ارسال فرمائیں اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا نمونہ پیش کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی قربانیوں کو شرف قبولیت بخشے۔ آمین

(وکیل المال اول تحریک جدید)

درخواست ہائے دعا

برادران چوہدری محمود احمد صاحب سنوری آف کوئٹہ اور الحاج مسعود احمد صاحب خورشید کراچی کے کاروبار میں ترقی کے لئے احباب دعا فرمائیں۔ محترمہ خالہ اختر النساء صاحبہ کے مکان کا مقدمہ سول عدالت کوئٹہ میں زیر سماعت ہے ان کی کامیابی کے لئے بھی بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ (خاکسار حکیم حفیظ الرحمان سنوری ربوہ)

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲- ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے

۳- وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال ۔ سیکرٹری صاحبان وصایا۔ اس بات کو نوٹ فرمالیں (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۷۳۶

میں محمد حنیف شمس ولد حاجی محمد شریف صاحب قوم کشمیری پیشہ تعلیم عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوجرانوالہ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۹-۷-۱۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ایک عدد مکان واقع باغبانپورہ ... ۴۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہو گی

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- محمد حنیف شمس ولد حاجی محمد شریف صاحب بیت الشمس باغبانپورہ گوجرانوالہ

گواہ شد:- مہرالدین باغبانپورہ گوجرانوالہ

گواہ شد:- محمد شریف ولد محمد عبداللہ صاحب گوجرانوالہ

مسل نمبر ۱۹۷۳۷

میں سکینہ بی بی زوجہ تاج الدین صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۷۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۹-۶-۲۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ۱- حق مہر بذمہ خاوند ... ۱۵۰ روپے

۲- زیور طلائی ایک تولہ ... ۱۵۰ "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہو گی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:- سکینہ بی بی اہلیہ تاج الدین صاحب مانگٹ اونچے۔ ضلع گوجرانوالہ

گواہ شد:- محمد فیروز سیکرٹری مال مانگٹ اونچے۔

گواہ شد:- تاج الدین مانگٹ اونچے

احمدیہ ہوسٹل لاہور کیلئے سپرنٹنڈنٹ کی ضرورت

احمدیہ ہوسٹل لاہور کے لئے ایک گریجوایٹ دوست کی ضرورت ہے جو محکمہ تعلیم کا بھی تجربہ رکھتے ہوں اور بطور سپرنٹنڈنٹ کام کر سکیں۔ ریٹائرڈ احباب بھی درخواست دے سکتے ہیں۔ درخواست دینے والے احباب انتظامی قابلیت والے۔ اور دینی علوم سے واقف ہوں تاکہ وہ نوجوانوں کی تربیت کر سکیں۔

درخواستیں ناظر تعلیم کو ۲۵ تبوک ۱۳۴۸ھش کوالیفیکیشن و سفارش مقامی امیر جلد بھجوا دی جائیں۔ -/۲۵۰ روپے تک ماہوار الاؤنس دیا جا سکے گا۔ (ناظر تعلیم)

۲- برادرم عبدالمجید صاحب نہری پٹواری حلقہ راجووالی آٹھ دس یوم سے سخت بیمار ہیں۔ ان کی مکمل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین (عبدالرشید دفتر الفضل ربوہ)

تریاق اٹھرا۔ اٹھرا کے علاج کیلئے کورس ۵/- روپے نورِ نظر اولاد نرینہ کیلئے کورس ۲۵/ روپے خورشید یونانی دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ

سب شہروں میں مساجد بنائیں گے

نواب صدیق حسن خاں صاحب حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی علامتوں کے متعلق اقتراب الساعۃ میں لکھتے ہیں کہ:۔

"سارے آفاق میں وہ مہدی داخل ہوں گے جیسا کہ بعض روایات میں آیا ہے۔ (اور) سب شہروں میں مساجد بنائیں گے"۔

موجودہ زمانہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے صرف جماعت احمدیہ کو ہی غیر ممالک میں مساجد بنانے کی توفیق مل رہی ہے۔ ان کی ابتداء مسجد فضل لندن کی تعمیر سے ہوئی جو ۱۹۲۴ء میں سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کے تحت جماعت احمدیہ کی مستورات کے چندہ سے بنائی گئی۔ اس کے بعد تعمیر مساجد کا ایک ایمان افروز سلسلہ شروع ہوا۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء

پس مبارک ہیں وہ لوگ جو اکناف عالم میں تعمیر ہونے والی مساجد میں حصہ لیتے ہیں لہٰذا ہر مخلص احمدی مرد، عورت اور بچہ کا فرض ہے کہ وہ اس صدقہ جاریہ میں حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کے انعامات نیز "اعوانِ مہدی" کی فہرست میں شمار ہونے کی سعادت حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

دعائے مغفرت

میرے ماموں جان شیخ حبیب اللہ صاحب ایڈووکیٹ نائب سٹیٹ حال حافظ آباد جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ مورخہ ۶۹-۹-۱۷ بروز بدھ اپنے مالک حقیقی سے جا ملے ہیں۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

بزرگانِ سلسلہ و احباب جماعت دعا کریں کہ خدا تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ دے اور ان کے جملہ رشتہ داروں عزیزوں کو صبر کی توفیق دے۔ آمین۔

قریشی اشفاق احمد
۲-ب سٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق منیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں

قرآن پاک کے نمونوں کا
بے نظیر مجموعہ

ماہ رمضان کی آمد آمد ہے۔ خوش قسمت ہیں وہ بھائی اور بہنیں جو اس مبارک مہینہ کی فضیلتوں سے فیض یاب ہوں گے۔ قرآن پاک اسی مبارک مہینہ میں نازل ہونا شروع ہوا۔ اسی مبارک مہینہ میں قرآن کی تلاوت دنیا و آخرت کی نعمتوں سے مالا مال کر دیتی ہے۔ تاج کمپنی لمیٹڈ نے ہمیشہ کی طرح اس سال بھی اپنے ان کے طبع شدہ قرآنوں کے ہدیوں میں خاص رعایت کر دی ہے۔ یہ رعایت ۲۰ ستمبر سے شروع ہو کر ۳۱ دسمبر تک جاری رہے گی۔

نمونوں کے صفحوں کا مجموعہ مفت طلب فرمائیے

تاج کمپنی لمیٹڈ پوسٹ بکس ۳۶۱ کراچی ۱۹

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار
ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں
سالانہ چندہ صرف دو روپے (منیجر)

لائل پور

میں اپنی نوعیت کی واحد دکان جہاں سے آپ کو ہر قسم کا صوفہ کلاتھ۔ پردہ کلاتھ ریسٹ بستر۔ فرشی دریاں۔ کھیس تولیے۔ جائے نماز وغیرہ مل سکتے ہیں

وسیم ہلیسٹری ہاؤس
چوک گھنٹہ گھر امین پور بازار لائل پور

ہمیشہ اپنی قابل اعتماد سروس
پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور
کی
آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے۔ (منیجر)

بواسیر

:۔ درد، جلن، خارش، کھجلی، اخراج خون اور قبض وغیرہ جڑ سے ختم کرنے کے لئے

پائلز کیور (PILES CURE)

چار کیپسولز کا ایک کورس کافی ہے۔

تسلی کے لئے نمونہ کی خوراک اور پمفلٹ مفت حاصل کریں۔ بڑے بڑے شہروں کے اچھے میڈیکل سٹوروں سے دستیاب ہے۔ مکمل کورس ۱۰/- ڈاک خرچ ۵۰/- اسٹاکسٹوں کے لئے معقول کمیشن ایجنسی کے خواہشمند حضرات ربوہ کے پتہ پر رجوع کریں۔

کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۲۵ کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم لاہور
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (منیجر)

تحریک جدید کے معاونین خاص میں اضافہ

تحریک جدید کی فروریات بسلسلہ اشاعت اسلام کے بارے میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعدد خطبات کے ذریعہ مخلصین جماعت پر یہ امر روز روشن کی طرح واضح ہو رہا ہے کہ اس مقدس مہم کے لئے انہیں پہلے سے بہت بڑھ چڑھ کر قربانی پیش کرنی چاہیئے۔ چنانچہ حال ہی میں جن مخلصین نے اپنے وعدوں کو غیر معمولی اضافہ کے ساتھ بڑھا کر کم از کم ایک ایک ہزار روپے تک کر دیا ہے ان کے اسمائے گرامی قارئین کرام کی خاص دعاؤں کے لئے درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

۱۔ مکرم حاجی محمد عیسیٰ صاحب کالیہ ضلع شیخوپورہ -/۱۰۰۰

۲۔ مکرم چوہدری محمد الدین صاحب فتہ کلاس۔ ضلع شیخوپورہ -/۱۰۰۰

۳۔ مکرم چوہدری عبدالغفور صاحب فتہ کلاس ضلع شیخوپورہ -/۱۰۰۰

۴۔ مکرم کرنل محمد افضال صاحب کھاریاں ضلع گجرات -/۱۰۲۱

(وکیل المال اول)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

وقت کی پابند یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس عوام کی اپنی پسند

ٹائم ٹیبل	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
روانگی از سرگودھا تا لاہور	۳-۳۰	۴-۳۰	۵-۳۰	۶-۳۰	۷-۱۵	۸-۰۰	۸-۲۵	۹-۳۰	۱۰-۳۰	۱۱-۳۰	۱۲-۱۵ بعد دوپہر	۱-۰۰	۱-۴۵	۲-۳۰	۳-۱۵	۴-۳۰	۵-۲۵
روانگی از لاہور تا سرگودھا	۳-۰۰	۴-۵۰	۵-۵۵	[illegible]	۶-۲۰	۸-۱۰	۸-۱۰	۹-۱۰	۱۰-۰۰	۱۱-۱۰	۱۲-۴۵ بعد دوپہر	۱-۳۰	۲-۳۰	۳-۱۰	۴-۲۰	۵-۵۰	۷-۲۰
روانگی از سرگودھا تا گوجرانوالہ	۴-۴۵	۹-۱۵	ہمیشہ یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے۔ آپ کی خدمت کے لئے تجربہ کار خوش اخلاق سٹاف کی خدمات حاصل ہیں (محمد علی ظفر ریٹے منیجر)														
روانگی از گوجرانوالہ تا سرگودھا	۹-۲۰	۲-۳۰															

حب اٹھرا مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا مکمل کورس گیارہ تولہ /۲۰ روپے فی تولہ ۲/ روپے حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ بالمقابل ایوان محمود ربوہ

وقفِ جدید کے چندے کے متعلق مندرجہ ذیل جماعتیں خاص توجہ فرمائیں

سال کے ختم ہونے میں صرف تین ماہ باقی ہیں وقفِ جدید کا چندہ جمع شدہ

فوری جمع کرائیں

احباب کو علم ہے کہ وقفِ جدید کا سال ختم دسمبر ۱۹۶۹ء میں ختم ہوتا ہے۔ گو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سی جماعتیں وقفِ جدید کے چندے کے معتدبہ حصے کو پورا کر چکی ہیں پھر بھی ابھی کثیر تعداد ایسی جماعتوں کی ہے۔ جنہوں نے اپنے وعدہ جات کا اکثر حصہ پورا کرنا ہے۔ ذیل میں ایسی جماعتوں کی فہرست دی جاتی ہے۔ اور ان کے عہدیداران یعنی صدر صاحبان سیکرٹریان مال اور وقفِ جدید کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ از راہِ کرم جلد از جلد توجہ فرما کر وعدہ جات کے مطابق مکمل ادائیگی کا انتظام فرما دیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہو۔

۱۔ جماعت احمدیہ جھنگ شہر وصدر
۲۔ " " " گلی نو ضلع جھنگ
۳۔ " " " شورکوٹ روڈ "
۴۔ " " " چک ۵/ـــ "
۵۔ " " " عنایت پور بھٹیاں "
۶۔ " " " بھاگر وال "
۷۔ " " " احمد پور سیال "
۸۔ " " " چک ... ضلع شیخوپورہ
۹۔ " " " ۱۳۶ کھیرہ باجوہ "
۱۰۔ " " " چک ۱۹ ... شیاں والہ "
۱۱۔ " " " جماعت احمدیہ کوٹ ... "
۱۲۔ " " " چک ... گھوروالی
۱۳۔ " " " ۳۹۵ گ ب ... پور "
۱۴۔ جماعت احمدیہ چک ۲۱۹ گ ب گنڈا سنگھ والا ضلع لائلپور
۱۵۔ " " " چک ۶۱ دھرووڈ "
۱۶۔ " " " ٹوبہ ٹیک سنگھ "
۱۷۔ " " " چک ۲۸۷ جانی والا "
۱۸۔ " " " چک ۲۸۷ الحوال "
۱۹۔ " " " چک ۲۱۲ کھوروالی "
۲۰۔ " " " چک ۲۵۰ قادرآباد "
۲۱۔ " " " چک ۲۸۳ غوث پور "
۲۲۔ " " " جڑانوالہ شہر "
۲۳۔ " " " چک ۵۶۵ گ ب "
۲۴۔ " " " سمندری "
۲۵۔ " " " چک ۵۶۳ گ ب شرقی "

(باقی)

تشحیذ الاذہان کا تازہ شمارہ

ماہنامہ تشحیذ الاذہان کا تازہ شمارہ بابت ماہ تبوک بروقت شائع ہو کر ۱۵ تبوک کو سپردِ ڈاک ہو چکا ہے امید ہے اطفال اسے پہلے سے بڑھ کر دلچسپ اور مفید پائیں گے۔ اس رسالہ میں مندرجہ ذیل مضامین خاص طور پر دلچسپ ہیں۔

- محترم چوہدری شبیر احمد صاحب کے بچپن کا ایک دلچسپ واقعہ
- رسولِ خدا کی خدا سے محبت
- فیصلہ (ایک کہانی)
- ہم نے پکنک منائی (مزاحیہ مضمون)
- لطائف۔ نظمیں۔ کہانیاں۔

بچوں کا صفحہ اور دیگر مستقل کالم

رسالے کا سالانہ چندہ پانچ روپے ہے

(ایڈیٹر تشحیذ الاذہان)

وعدہ کنندگان "ایوانِ محمود" توجہ فرمائیں

ایوان محمود کی تعمیر دوسرے آخری مراحل پر ہے اور اس پر ابھی ایک کثیر رقم خرچ ہوگی پس جنہوں نے وعدے کئے ہوئے ہیں ان احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اپنی موعودہ رقوم جلد ادا کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مفید دوائیں

روپے
زدحام عشق:۔ طاقت کے لئے -/۲۰
معجون فلاسفہ:۔ زیادتی پیشاب کیلئے -/۵
حب ہمزاد:۔ مقوی۔ مولد خون ۲/۵۰
حب مقوی اعصاب:۔ اعصاب کے لئے -/۴
حب نور چشم:۔ اولاد نرینہ کیلئے -/۲۵
اکسیر الٹھرا:۔ اٹھرا کا مکمل کورس -/۲۰
اکسیر مفاصل:۔ جوڑوں کے درد کیلئے ۳/۵۰
اکسیر جگر:۔ ضعف معدہ و جگر کیلئے -/۲
تریاق سلیمانی:۔ امراض معدہ کیلئے -/۲
سرمہ حمید:۔ نظر کی کمزوری دور کرتا ہے -/۷۵

نوٹ:۔ خالص اجزاء واجبی قیمت پر نسخہ جات بنوانے کے لئے ہماری خدمات سے فائدہ اٹھائیں

منیجر
المنار دواخانہ ربوہ

تصحیح

الفضل مورخہ ۵/۹/۶۹ میں میرے منصور احمد صاحب کا اعلان نکاح شائع ہوا ہے مگر نکاح خواں کا نام غلطی سے محمد شریف صاحب شائع کیا گیا ہے۔ دراصل نکاح خواں کا نام چوہدری محمد یوسف صاحب بی اے بی ٹی ہے احباب تصحیح کر لیں۔

خاکسار ملک محمد عبداللہ سیکرٹری مال
جماعت احمدیہ بھیرہ ضلع سرگودھا

تبلیغی و علمی مجلہ
الفرقان ربوہ

جس میں

قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ پادریوں اور دیگر مخالفین اسلام کے جواب دئے جاتے ہیں۔ غیر احمدی علماء کے اعتراضات کی تردید کی جاتی ہے جس کے ایڈیٹر مولانا ابو العطاء صاحب ہیں۔ سالانہ چندہ صرف -/۶ (منیجر)

ضرورت ہے

پندرہ سال سے بیس سال کی عمر تک کے نوجوان لڑکے بطور اپرنٹس مطلوب ہیں۔ جنہوں نے میٹرک کا امتحان سائنس کے مضامین کے ساتھ کم از کم سیکنڈ ڈویژن میں پاس کیا ہو۔ اپرنٹس شپ کا عرصہ تین سال ہوگا۔ جس کے دوران -/۸۰ روپے سے -/۱۵۰ روپے تک وظیفہ دیا جائے گا۔ خود اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی درخواستیں میٹرکولیشن سرٹیفکیٹ کی مصدقہ نقول کے ہمراہ پرسنل منیجر شاہنواز لمیٹڈ ۱۹ ویسٹ وہارف کراچی کے نام ۲۷ ستمبر تک ارسال کی جائیں۔

نیو
ڈائمنڈ انک
ہر لحاظ سے عمدہ ہے

ضرورت یا مرغی خانہ

(مثلاً)

بٹھانے والے انڈے
یک روزہ چوزے
پٹھیاں، مرغیاں
خوراک اجزائے خوراک وغیرہ

خلیل پولٹری فارم ربوہ سے حاصل کریں

قابل اعتماد سروس
سرگودھا سے سیالکوٹ

عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ

کی

آرام دہ بسوں میں سفر

کیجئے

منیجر

گردہ اور مثانہ کی پتھری:۔ ریزہ ریزہ کر کے خارج کرنے والی دوا

کڈنی اینڈ بلڈر لوشن

قیمت -/۵ روپے

جس سے شدید درد اور پیشاب کی بندش چند خوراکوں میں دور ہو جاتی ہے
شاہ ہومیوپیتھک سٹور رحمت بازار ربوہ (نیاد کو حرکہ)

ہمدردِ نسواں (مجرب) مرض اٹھرا کا بے نظیر علاج دواخانہ خدمتِ خلق (رجسٹرڈ) ربوہ سے طلب کریں (مکمل کورس -/۲۰ روپے)

اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ میں خدا نے مسلمانوں سے جو وعدہ کیا تھا وہ بڑی شان سے پورا ہوا

ایک ہی مقصد لے کر وہ جب مختلف جہات میں گئے تو خدا تعالیٰ نے قدم قدم پر انہیں اپنی معیت اور نصرت سے نوازا

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ البقرہ کی آیت وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ کی تفسیر کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں:۔

"میں نے ایک دفعہ رؤیا میں بھی دیکھا کہ میں اپنی جماعت کے دوستوں کے سامنے اسی آیت پر تقریر کر رہا ہوں۔ اور میں انہیں کہتا ہوں کہ اس آیت میں اس طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ اگر جماعت کا مقصد ایک ہو تو اس ایک مقصد کو سامنے رکھ کر پھر خواہ اس کے افراد مختلف جہات کی طرف جائیں ان میں تفرقہ پیدا نہیں ہوگا۔ بلکہ وہ بحیثیت قوم کام کرنے والے ہوں گے۔ اور اگر کسی مقصد کے بغیر جماعت ایک طرف بھی چلے تب بھی اس کے افراد پراگندہ اور متفرق ہوں گے۔ پس یہ مت خیال کرو کہ تم سب کا ایک جہت میں جانا ہی ضروری ہے بلکہ اگر تم مختلف جہات کی طرف ایک ہی مقصد لے کر جاؤ گے تو خدا تعالیٰ کے نزدیک تم اکٹھے ہی سمجھے جاؤ گے اور خدا تعالیٰ تمہارے ساتھ ہوگا اور تمہیں ہر مقام پر اپنا چہرہ دکھائے گا۔

وَجْهُ اللّٰهِ کے جو معنے اوپر بیان کئے گئے ہیں ان کو مدنظر رکھتے ہوئے (۱) اللہ تعالیٰ کی توجہ کے یہ معنے ہیں کہ جس طرف مسلمان متوجہ ہوں گے اسی طرف خدا تعالیٰ ان کی کامیابی کے سامان پیدا کرنے لگے گا اور ان کو فتوحات پر فتوحات حاصل ہوں گی (۲) اللہ تعالیٰ کے مونہہ کو پانے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت کرے گا۔ اور ان کی نگرانی کرتا رہے گا (۳) خود اللہ تعالیٰ کو پانے کا یہ مفہوم ہے کہ اگرچہ یہ ملکی فتوحات بظاہر دنیوی کام نظر آئے گا مگر چونکہ یہ خدا تعالیٰ کی مسجدوں اور معبدوں کی حفاظت کے لئے ہے۔ اس لئے یہ دنیوی کام بھی دینی ہی متصور ہوگا اور اس سے مسلمانوں کو خدا تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی حاصل ہوگی گویا ان فتوحات کے ذریعہ انہیں صرف دنیا ہی نہیں ملے گی بلکہ ان کے ہر کام میں رضاءِ الٰہی کے سامان ہوں گے۔ اور ہر کام جو وہ خدمتِ دین کا کریں گے اس کے نتیجہ میں انہیں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہوگی جیسے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص خدا تعالیٰ کی خاطر اپنی بیوی کے مونہہ میں ایک لقمہ بھی ڈالتا ہے وہ بھی ایک نیکی کا کام کرتا ہے۔ حالانکہ اگر وہ بیوی کے مونہہ میں لقمہ ڈالتا ہے تو اپنی محبت کا اظہار کرتا ہے مگر چونکہ وہ یہ کام خدا تعالیٰ کی خاطر کرتا ہے اس لئے اسے اس کا بھی ثواب مل جاتا ہے۔ اسی طرح اور لوگ فتح حاصل کرتے ہیں تو انہیں صرف دنیا ملتی ہے مگر مسلمانوں کو دین و دنیا دونوں چیزیں ملیں گی انعام بھی ملے گا اور ملک بھی فتح ہوں گے۔

یہ پیشگوئی اس وقت کی گئی تھی جب کہ ابھی مسلمان ہر قسم کے مصائب میں سے گزر رہے اور آزمائشوں میں ڈالے جا رہے تھے اور ان کا مستقبل سخت تاریک دکھائی دیتا تھا۔ لیکن یہ پیشگوئی جلد ہی فتح مکہ کی شکل میں پوری ہوگئی اور تمام عرب اسلام کے جھنڈے کے نیچے جمع ہوگیا۔ اور ایک صدی سے بھی کم عرصہ میں اسلام کا جھنڈا قریباً تمام ممالک میں لہرانا شروع ہوگیا۔

وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ کے الفاظ میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ اسلام کے لئے پہلے مشرق میں پھیلنا مقدر ہے اور پھر آخری زمانہ کے موعود کی بعثت کے بعد وہ مغرب میں بھی پھیل جائے گا۔ سو مغرب کو اس کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ کیونکہ وہ زمانہ اب دور نہیں سورج نکل چکا ہے اور اس کی شعاعیں انہیں بیدار کر رہی ہیں۔"

(تفسیر کبیر سورۃ البقرہ صفحہ ۱۳۵-۱۳۶)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق
مینجر الفضل ربوہ
سے خط و کتابت کیا کریں۔

رباط میں ۲۶ اسلامی ممالک کے سربراہوں کی تاریخی کانفرنس شروع ہوگئی

کانفرنس کا افتتاح مراکش کے شاہ حسن ثانی نے کیا

رباط ۲۳ ستمبر۔ مسجد اقصیٰ کی بے حرمتی سے پیدا ہونے والی صورتِ حال اور مقاماتِ مقدسہ کے تحفظ کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے کل رات مراکش کے دارالحکومت رباط میں ۲۶ اسلامی ملکوں کے سربراہوں کی تاریخی کانفرنس شروع ہوگئی۔ کانفرنس کا افتتاح مراکش کے شاہ حسن ثانی نے کیا۔ انہوں نے اپنی افتتاحی تقریر میں کہا۔ آج ساری دنیا کی نگاہیں اسلامی ممالک کے سربراہوں کی تاریخی کانفرنس پر لگی ہوئی ہیں۔ ہمیں اس وقت نہایت اہم فیصلے کرنے ہیں۔ اسرائیل کی جارحیت اور اس سے پیدا ہونے والے مسائل جو اقوام متحدہ کی قراردادوں کے ذریعہ حل نہیں ہو سکے۔ ہمیں ان کا ایسا تسلی بخش حل نکالنا ہے۔ کہ جس سے مسلمانوں کو دنیا میں سربلندی حاصل ہو سکے۔ انہوں نے کہا ہمیں فلسطین کے مہاجر بھائیوں کو فراموش نہیں کرنا چاہیئے۔ وہ سالہا سال سے ملکوں میں بے گھر مارے مارے پھر رہے ہیں۔

اس کانفرنس میں شرکت کرنے والے ۲۶ اسلامی ملکوں میں سے ۱۰ ملکوں کے سربراہ اور باقی ملکوں کے سربراہوں کے نمائندے وہاں کے وزراء اعلیٰ یا وزراء خارجہ شرکت کر رہے ہیں۔ افتتاحی اجلاس کے بعد نصف گھنٹہ تک کانفرنس کا خفیہ اجلاس ہوا۔

سہ روزہ سربراہ کانفرنس رباط میں شاہی محل کے قریب ایک ہوٹل میں منعقد ہو رہی ہے۔ اس ہوٹل پر کل کانفرنس میں شرکت کرنے والے ۲۶ ممالک کے پرچم لہرا دیئے گئے۔ یہ پہلا موقعہ ہے کہ اتنی تعداد میں اسلامی ممالک کے سربراہ اور حکومتوں کے نمائندے ایک جگہ جمع ہو رہے ہیں۔ کانفرنس منعقد کرنے کی تجویز سعودی عرب کے شاہ فیصل نے پیش کی تھی اور عرب لیگ کے وزرائے خارجہ کی کانفرنس نے اس کی توثیق کر دی تھی۔ عرب لیگ نے شاہ فیصل اور شاہ حسن ثانی کو کانفرنس بلانے کا اختیار دیا تھا۔ بعد میں رباط میں سات اسلامی ملکوں کے وزرائے خارجہ نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ کانفرنس ۲۲ ستمبر کو رباط میں شروع ہو۔

● میکسیکو ۲۳ ستمبر۔ میکسیکو ایئر لائنز کا ایک مسافر بردار طیارہ کل میکسیکو سٹی کے بین الاقوامی ہوائی اڈے پر اترتے ہوئے زمین سے ٹکرا کر تباہ ہوگیا۔ اس میں ۶۰ افراد تھے اور ۵۰ زخمی ہوئے

بھارت کے مسلم کش فسادات میں اب تک ۳۵۰ افراد ہلاک ہو چکے ہیں

احمد آباد کا پورا شہر فوج کے حوالے کر دیا گیا پانچ ہزار افراد گرفتار

احمد آباد ۲۳ ستمبر۔ احمد آباد کے مسلم کش فسادات نے کل بڑودہ، آنند اور بھڑوچ کے شہروں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ گذشتہ چار دن کے دوران ان فسادات میں ۳۵۰ افراد ہلاک ہو چکے ہیں اور زخمیوں کی تعداد دو سو سے زیادہ بتائی جاتی ہے تازہ ترین اطلاعات کے مطابق صوبہ گجرات کے پانچ فساد زدہ اضلاع میں کرفیو لگا دیا گیا ہے۔ احمد آباد میں فوج کی تعداد دوگنا کر کے اسے کلی طور پر فوج کے حوالے کر دیا گیا۔ کرفیو کی پابندیوں کے باوجود صوبہ میں جگہ جگہ لوٹ مار اور آتش زنی کی وارداتیں ہو رہی ہیں۔ ٹرینوں اور بسوں پر حملے اور مسلمانوں کا قتلِ عام جاری ہے۔ آل انڈیا ریڈیو کے مطابق اب تک ۵ ہزار سے زیادہ افراد کو گرفتار کیا جا چکا ہے اور یہ سلسلہ جاری ہے۔ فساد زدہ علاقوں میں حکومت نے انسدادی اقدامات کے طور پر امتناعی احکامات جاری کر دئے ہیں۔

آل انڈیا ریڈیو کے مطابق فوج کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ لوٹ مار اور آتش زنی کرنے والوں کو موقع پر گولی مار دے۔ ادھر بھارتی وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی اور وزیر داخلہ مسٹر چوان نے صوبہ گجرات کے فرقہ وارانہ فسادات پر گہری تشویش کا اظہار کیا ہے اور عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ امن عامہ بحال کرنے کے سلسلہ میں حکومت سے بھرپور تعاون کریں۔

ریڈیو پاکستان کی اطلاع کے مطابق احمد آباد اور صوبہ گجرات کے دوسرے شہروں میں انتہائی سنگین نوعیت کے فسادات ہو رہے ہیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷